٤٥

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
وكالة الرئاسة العامة لشؤون المسجد النبوي

امسح بالجوال

ماہِ رجب
کے متعلق سوال وجواب

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

سؤال وجواب حول
شهر رجب

(باللغة الأردية)

Urdu

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بہت ہی زیادہ مبارک و پاکیزہ تعریفات صرف ایک اللہ کے لیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لا شریک کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ایسی گواہی کہ جس کے ذریعے میں اس دن کی نجات کا امیدوار ہوں جس دن ہم اس اللہ سے ملاقات کریں گے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت اور دینِ حق دے کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر کے امانت کو ادا کر دیا اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی، لہٰذا آپ اور آپ کی تمام آل واصحاب اور قیامت تک جو بھی نیکی کے کام میں آپ کے پیروکار ہوں ان تمام پر اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔

حمد وثنا کے بعد، اللہ تعالی فرماتا ہے: (وہ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں! تو آپ کہہ دیجئے کہ: یہ حج اور لوگوں کے لئے ٹائم ٹیبل ہے)۔(بقرہ:189) نیز فرمانِ باری تعالی ہے: اللہ تعالی نے جب آسمان وزمین کو پیدا فرمایا تب سے اس کی کتاب (لوحِ محفوظ) میں مہینوں کی ٹوٹل تعداد بارہ ہے اور ان میں سے چار حرمت وادب والے ہیں، یہی درست دین ہے، لہٰذا ان مہینوں میں تم اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔(توبہ:36)

یہ جو قمری مہینے ہیں، اللہ تعالی نے انہیں اپنے بندوں کے معاملات وعبادات کے لیے ٹائم ٹیبل مقرر فرمایا ہے۔ فرمانِ الٰہی:(تو آپ کہہ دیجئے کہ: یہ حج اور لوگوں کے لئے ٹائم ٹیبل ہے)۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں: اور وہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم: یہ تین مسلسل ہیں اور رجب الگ ہے جو جمادی ثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ اور یہ (رجب حرمت و ادب کا) مہینہ تم پر سایہ فگن ہے جو چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اوراس کی فضیلت بھی وہی ہے جو باقی تین مہینوں کی ہے۔ لہٰذا اس مہینے میں معصیت اور گناہوں سے اسی طرح اجتناب کیا جائے جس طرح دیگر تین (حرمت والے) مہینوں میں کیا جاتا ہے، مگر (یہ بھی یاد رہے کہ) نبی ﷺ سے کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں ہے جو اس مہینے کو کثرتِ نماز یا کثرتِ روزے کے ساتھ خاص کرتی ہو اور ایسی احادیث جو تخصیص پر مبنی وارد ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام ضعیف اور ناقابلِ حجت ہیں۔

کچھ لوگ رجب، شعبان اور رمضان ان تینوں مہینوں کے روزے رکھ کر اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے جبکہ خاص رجب کے روزوں کے صحیح ثابت ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

البتہ شعبان کے بارے میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ اس میں روزے رکھتے تھے "یہاں تک کہ پورا مہینہ روزے رکھتے یا کبھی صرف چند دنوں کے نہ رکھتے تھے" جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے۔

اے بھائیو! بلاشبہ بہترین رہنمائی محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور بلاشبہ سب سے بدترین کام وہ ہیں جو (دینِ اسلام میں) نئے ایجاد کئے گئے ہوں۔ بیشک ہر وہ عمل جو اللہ کی عبادت کی نیت سے کیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب یا اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت نہ ہو تو بلاشبہ وہ بدعت ہے، اور بدعت آپ کو اللہ سے صرف دور ہی کر سکتی ہے، کیونکہ ہر بدعتی شخص اپنی بدعت کی ایجاد سے یہ سمجھتا ہے کہ دین، رسول ﷺ کی زندگی میں مکمل نہیں ہوا (نعوذباللہ)، حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا: آج کے دن، میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔ (مائدہ:3) ۔ اللہ تعالی کا یہ فرمان، حجۃ الوداع کے موقع پر بروز جمعہ عرفات کے دن نبی ﷺ پر نازل ہونے والی آیت میں موجود ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے، کہ دین بالکل مکمل ہے اور مزید کسی تکمیل کا محتاج نہیں ہے۔ للہذا کسی قسم کی بدعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ جو شخص ایسے عمل کے ذریعے اللہ کی عبادت کرے جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے ثابت نہ ہو تو ایسا عمل اس (بدعتی) عامل پر مردود ہو گا اور وہ شخص اس (بدعت) کے ساتھ گمراہی پھیلانے والا ہو گا، جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا: "اپنے آپ کو دین میں نئی نئی چیزوں کی ایجاد سے بچاؤ کیونکہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (احمد وغیرہ نے روایت کیا اور البانی نے صحیح کہا)۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں نہیں؛ تو وہ مردود ہے"۔ (مسلم شریف).

مسلمان بھائی اسے پلے باندھ لو! اور اس نصیحت کو تحفہ سمجھو: کہ جب کوئی شخص، کوئی بھی عبادت کرے وہ قلبی ہو جیسے عقیدہ یا زبان سے ادا ہونے والے الفاظ ہوں جیسے بدعت پر مبنی وِرد و وَظائف یا بدن سے کئے جانے والے ایسے بدعتی اعمال، کہ جن کے وجود پر نہ تو اللہ کی کتاب گواہ ہو اور نہ ہی اس کے رسول ﷺ کی سنت، تو ایسے تمام اعمال و وظائف دنیا و آخرت کے خسارے اور گھاٹے کے سوا کچھ نہیں.

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ تمام کو اپنے دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں نفع بخش علم اور ایسے نیک عمل کی توفیق دے جو ہمیں اللہ کے قریب کر دے۔ اور میں جہالت و بدعات (کی گمراہی) سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

ooo

درجہ حدیث: (اللهم بارك لنا في رجب وشعبان):

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کہ بعض لوگ رجب کے کچھ دنوں کا روزہ رکھتے ہیں، اُس حدیث کو دلیل سمجھتے ہوئے جس میں فرمایا: "اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان" تو کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف، غیر صحیح اور ناقابلِ حجت ہے. "اللھم بارک لنا فی رجب" ان الفاظ میں کسی چیز کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ ضعیف ہے.

27 ویں رجب کی رات کو شب بیداری اور صلاۃِ رغائب کا کیا حکم ہے؟

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کہ کچھ لوگ رجب کے مہینے میں چند خاص قسم کی عبادات کرتے ہیں: جیسے صلاۃِ رغائب یا رجب کی ستائیسویں رات کو بیدار رہنا وغیرہ، کیا اس کی کوئی شرعی دلیل ہے؟ (اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے)۔

آپ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں جواب دیا کہ: رجب کو صلاۃِ رغائب کے لئے خاص کرنا یا رجب کی ستائیسویں رات کو محفل منعقد کرنا اس گمان سے کہ یہ رات اسرا ومعراج کی رات ہے یہ سب ناجائز وبے بنیاد بدعت ہے. کئی محقق علماء نے اس پر تنبیہ فرمائی، نیز ہم اس کے بارے میں کئی بار لکھ چکے اور لوگوں کو واضح بتا چکے ہیں کہ: صلاۃِ رغائب محض ایک بدعت ہے۔

اور یہ وہ نماز ہے جو کچھ لوگ رجب کے پہلے جمعہ کی رات پڑھتے ہیں۔

اسی طرح رجب کی 27 ویں رات محفل منعقد کرنا (اس گمان سے) کہ یہ اسرا اور معراج کی رات ہے، تو یہ سب بدعت ہے۔ کیونکہ اس محفل کی شریعت میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسرا ومعراج کی تعیین کا علم تو کسی کے پاس نہیں ہے اور اگر اس کا علم ہو بھی جائے، تو تب بھی اس رات محافل کا منعقد کرنا جائز نہیں ہو گا کیونکہ نبی ﷺ نے اس رات محفل منعقد نہیں فرمائی، نیز اسی طرح تمام خلفاءِ راشدین وتمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے اور اگر یہ سنت ہوتا تو، وہ صحابہ ہم سے پہلے اس میں سبقت لے جاتے، کیونکہ تمام کی تمام بھلائی ان صحابہ کے منہج پر چلتے ہوئے ان کی اتباع میں موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: پہلے سبقت لے جانے والے مہاجرین وانصار اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی، اللہ ان سب سے راضی ہو گیا اور وہ سب کے سب اس سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنات تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان جنات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے. (توبہ).

اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات شروع کی جو اس میں نہیں، تو وہ مردود ہے"**. (اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہوچکا ہے). اور آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں نہیں؛ تو وہ مردود ہے". ((مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا)۔

مردود کا مطلب ہے کہ اس عمل کو کرنے والے کے منہ پر مار دیا جائے گا۔

آپ ﷺ اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: **"حمد وثنا کے بعد، پس بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت اور رہنمائی ہے اور سب سے بدترین چیز (دین میں) نئی نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے "**. (اس کو بھی مسلم نے ہی روایت کیا).

پس تمام مسلمانوں پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ سنت کی پیروی کریں اور اسی سنت پر ڈٹ جائیں اور اسی سنت کی ایک دوسرے کو وصیت کریں اور تمام قسم کی بدعات سے لوگوں کو ڈرائیں ، اللہ کے اس حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جس میں فرمایا: نیکی اور تقوے کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو. (مائدہ:2)۔

اور اللہ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے جس میں فرمایا: قسم ہے زمانے کی، بے شک تمام انسان خسارے اور گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہے. (عصر).

اور نبی مکرم ﷺ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جس میں فرمایا: " دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے"، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! کس کے لئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: " اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لئے". (مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا) .

ooo

کیاماہِ رجب کو کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہے؟ اور اس مہینے میں عمرہ کرنے کا حکم کیا ہے؟

الشیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیاماہِ رجب کو دوسرے مہینوں پر امتیازی حیثیت حاصل ہے؟ اور کیا ماہِ رجب یا شعبان میں عمرہ کرنا زیادہ اَفضل ہے؟ ان دونوں مہینوں میں کس کی امتیازی خصوصیت رسول ﷺ سے ثابت ہے؟

آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ: ماہِ رجب ویسے ہی ہے جیسے دیگر مہینے ہیں. لیکن یہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے اور حرمت والے مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ رجب ان سے الگ ہے، اسی لیے بعض لوگ اسے "منفرد رجب" کہا کرتے تھے اور

حرمت والے مہینوں میں گناہ کرنا دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ بڑا گناہ ہوتا ہے، اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے جس میں فرمایا: اللہ تعالی نے جب سے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا تب سے اس کی کتاب میں مہینوں کی ٹوٹل تعداد بارہ ہے اور ان میں سے چار حرمت والے ہیں، یہی درست دین ہے، لہذا ان مہینوں میں تم اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو. (توبہ:36)۔

بعض سلف صالحین ماہِ رجب میں عمرہ کرتے تھے کیونکہ یہ سال کا نصف بنتا ہے۔

پس اگر پہلے تین حرمت والے مہینے: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم شمار نہ کریں اور صفر سے گننا شروع کریں، تو رجب چھٹا مہینہ بنتا ہے جو کہ نصف سال بنتا ہے۔ اور اگر ہم محرم سے شروع کریں تو ماہِ رجب ساتواں مہینہ بنتا ہے، اس لئے کچھ سلف صالحین اس مہینے میں عمرہ اس لئے کرتے تھے تاکہ بیت اللہ شریف کی زیارت میں تاخیر نہ ہو اور بیت اللہ شریف سال کے آخر ووسط میں ہمیشہ آباد رہے۔

جبکہ نبی مکرم ﷺ نے اس مہینے میں کبھی عمرہ نہیں کیا بلکہ نبی ﷺ نے حج کے مہینے میں عمرہ کیا ہے، اس لیے رسولِ معظم ﷺ کے تمام کے تمام عمرے حج کے مہینوں میں ہوئے ہیں اور آپ نے نہ تو کوئی عمرہ رمضان میں کیا ہے اور نہ ہی ماہِ رجب میں، البتہ رمضان کے بارے میں یہ حدیث وارد ہے کہ: " رمضان میں کیا گیا عمرہ حج کے برابر ہے". (متفق علیہ) ۔ اور رجب کے بارے میں ایسی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہے۔

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ماہِ رجب میں مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنا مسنون ہے اور اس عمل کا نام وہ "رجبیہ" رکھتے ہیں جبکہ اس عمل کی کوئی اساس، بنیاد اور دلیل نہیں اور اس عمل سے اسلاف اور اُمت کے تمام پرانے لوگ ناواقف تھے لہذا یہ ایک نئی ایجاد کردہ بدعت ہے جو اللہ کے دین سے قطعاً نہیں ہے، جبکہ مسجد نبوی کی زیارت ہر وقت مشروع اور جائز ہے، یعنی جس وقت بھی مسجد نبوی کی طرف جائیں اور اس کی زیارت کریں وہ خیر ہی خیر ہے.

ooo

کیا اسرا ومعراج ماہِ رجب میں ہوا ہے؟

شیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اسرا ومعراج رجب کی ستائیسویں رات کو ہوا، جبکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس بارے میں سلف صالحین سے قطعاً کوئی دلیل ثابت نہیں، یہاں تک کہ ابنِ حزم رحمہ اللہ نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اسرا ومعراج کے ربیع الاول میں رونما ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے، حالانکہ علمائے اُمت میں اختلاف تو موجود ہے اور اجماع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح تاریخ دانوں میں اس بارے میں لگ بھگ دس اقوال پر مبنی اختلاف موجود ہے۔

اسی لئے شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ تمام احادیث جو رجب کی ستائیسویں رات میں معراج کے ذکر پر مبنی ہیں وہ ساری کی ساری ضعیف، منقطع اور ایک دوسرے سے (اسطرح) متصادم ہیں کہ جن پر اعتماد ممکن نہیں، لہذا معراج رجب میں تو نہیں ہوا، البتہ ربیع الأول میں ممکن ہے۔

اور فرض کریں، معراج رجب میں ہی ہوئی ہو اور وہ بھی اس کی ستائیسویں رات کو ہی، تو کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم اس رات میں قسم قسم کی محفلیں ایجاد کرلیں اور اس کی صبح کام سے چھٹی کرلی جائے، ہرگز نہیں، کیونکہ یہ دین کی قبیح بدعت ہے۔ اس کا ثبوت رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین، اور ائمہ، کسی سے بھی نہیں ملتا، اس لیے یہ شدید نوعیت کی بدعت ہے۔

اور بعض لوگوں کا تو یہاں تک گمان ہے کہ معراج کی رات، لیلۃ القدر سے بھی زیادہ أفضل ہے (نعوذ باللہ) جبکہ یہ خیال اور گمان بالکل غلط ہے، ہم اس امت کے آخری لوگ ہیں لہذا ہم پر ضروری ہے کہ ہم بدعات کے ظاہر ہونے سے پہلے سلف صالحین کے عمل کو دیکھیں، اور اسی کو لوگوں کے سامنے بیان کریں، حق واضح ہونے کے بعد بھی کوئی اتباع حق نہ کرے، تو وہ انتہائی خطرے میں ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: (اور جس نے حق کے واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی اور مومنوں کا راستہ چھوڑ کر کسی دوسرے راستے کو اختیار کیا، تو ہم بھی اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا اور اسے ہم جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے) .

سماحۃ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو ماہِ رجب میں جانور ذبح کرتے ہیں (اور اسے معراج کی قربانی اور ذبیحہ کا نام دیتے ہیں)؟

آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس کی کوئی دلیل نہیں یہ بدعت ہے، ستائیسویں یعنی معراج کی رات جشن منانا بدعت ہے اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ معراج کا وقت ہی نامعلوم ہے، معراج اور اسرا تو ثابت شدہ ہیں، لیکن کس رات اور دن کو ہوئے یہ نامعلوم ہے۔ نیز اگر رات یا دن کے بارے میں علم ہو بھی جائے تب بھی ہمارے لیے اس رات یا دن میں جشن منانا جائز نہیں ہوگا؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے یہ دن نہیں منایا۔ لہذا ہم بھی اس رات میں جشن نہیں منائیں گے، ہم متبع ہیں، مبتدع نہیں، بدعت کی ایجاد ہمارے ذمے نہیں ہے، اللہ تعالی نے بدعتی لوگوں کی مذمت میں فرمایا: (کیا ان کے، کوئی ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین شروع کیا جس کی اللہ نے ان کو اجازت نہیں دی). (شوری: 21)

جبکہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو

اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

اور آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے: حمد وثنا کے بعد، بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کے ہدایت اور رہنمائی ہے اور بدترین امور (دین میں) نئی نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم)۔

پس اسراو معراج کا جشن منانا جائز ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کی ولادت پر، وہ ولادتِ فلاں ہو یا میلاد النبی ﷺ ہو یا ولادتِ بدوی یا عبد القادر (جیلانی) یا ولادتِ صدیق یا علی یا فاطمہ (رضی اللہ عنہم) ہی کیوں نہ ہو۔

بھلا کیوں اور کس لئے ؟

وہ اس لیے کہ رسولِ مکرم ﷺ نے یہ کام نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ نے ایسا کیا ہے اور نہ ہی نبیِ اکرم ﷺ نے اس (محفل) کا حکم دیا ہے اور ہمارے لئے روا نہیں کہ ہم کوئی ایسا عمل کریں جو نہ تو ہمارے نبی ﷺ نے کیا ہو اور نہ ہی بہترین زمانے کے لوگوں نے کیا ہو، تاکہ ہم ایسے لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں جن کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے: (کیا ان کے کوئی ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین شروع کیا جس کی اللہ نے ان کو اجازت نہیں دی). اور نہ ہی ہم اس حدیث کے مصداق ٹھہریں جس میں فرمایا: "جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں ثابت نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے" یعنی: اس کو رد کر دیا جائے گا.

اور ہمارے لئے وہی کافی ہے جو اللہ نے شریعت بنائی اور اللہ کی شریعت میں ہی ہم محنت کریں جیسے نماز، صدقات، صیام، حج اور نبیِ کریم پر درود بھیجنا اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع اور آپ کے حکم کی تعظیم پر لوگوں کو ابھارنا۔ البتہ محفلوں کے منعقد کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جو اللہ تعالی نے مشروع قرار دیا، نئی چیز ایجاد کرنا غلط ہی نہیں بلکہ شریعت میں نقص پیدا کرنا اور نبی ﷺ پر یہ بہتان باندھنا ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ نے واضح طور پر تبلیغ نہیں کی.

ooo

ماہِ رجب کے روزوں اور اس کی کچھ راتوں کے قیام سے متعلقہ چند سوالات:

شیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

رجب کی 8 تاریخ اور اسی مہینے کی ستائیسویں کے روزے کا حکم کیا ہے؟

آپ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں جواب دیا: ان دنوں کو روزے کے لئے خاص کرنا یہ بدعت ہے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ آٹھویں یا ستائیسویں کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی آپ نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی اسے برقرار رکھا، لہذا یہ بدعت ہی ہوگا۔ اور کوئی کہنے والا یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ: تمہارے نزدیک تو ہر چیز ہی بدعت ہے تو اس پر ہمارا جواب یہ ہے کہ اللہ کی

قسم ایسا ہر گز نہیں ہے کہ ہم دین کی کسی بھی چیز کو بدعت قرار دیں بلکہ ہر وہ چیز جس کے ذریعے انسان کتاب وسنت کی دلیل کے بغیر اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے وہی بدعت ہے اسی لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **"کہ میرے بعد میری، اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم قرار دینا، اور اپنے آپ کو دین میں نئی نئی چیزوں کے ایجاد کرنے سے بچانا"** .(احمد وغیرہ، البانی نے صحیح کہا)۔

اور یہاں بدعت سے مراد دین میں ایسی نئی چیز ایجاد کرنا ہے جس کے ذریعے انسان اللہ تعالی کا قُرب حاصل کرتا ہے، وہ عقیدہ ہو یا قول وفعل ہو، پس یہی بدعت وگمراہی ہے۔ البتہ جو دنیا کے معاملات سے متعلقہ ایجادات ہیں، پس ہر نفع بخش اور سود مند چیز اور ایجاد جس کا پہلے وجود نہ بھی ہو ہم ایسی چیز کو بدعت نہیں کہتے بلکہ اگر وہ فائدہ مند ہو تو اس کی ایجاد پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اگر مضر ہو تو اس سے بھی روکتے ہیں۔

اور آپ رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا:

کہ رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھنا، کیا صحیح ہے ؟

آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھنے کی کوئی دلیل نہیں اور روزے کو اس دن کے ساتھ خاص کرنا بدعت ہے. لہذا روزہ رکھنے والا اس نیت سے روزہ نہ رکھے۔

اور آپ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

کہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ رکھنا اور اس کی رات کا قیام کرنا کیسا ہے ؟

تو آپ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں جواب دیا کہ: ستائیسویں رجب کا روزہ اور رات کا قیام، نیز انہیں اس دن کے ساتھ مختص کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کہ جو مرد اور عورتیں قرآن وحدیث پڑھنے کے لئے ایک جگہ اکٹھے ہو کر رجب کی پندرہویں رات بیدار رہتے ہیں، ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

تو آپ رحمہ اللہ نے ان لفظوں میں جواب دیا: کہ اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ ایک بدعت ہے، جو رجب یا غیر رجب، کسی میں بھی جائز نہیں ہے۔ لہذا نصف رجب یا نصف شعبان وغیرہ کی رات جاگنا شرعاً ثابت نہیں ہے اور یہ سب بلا دلیل ہے، البتہ رمضان کی آخری دس راتوں کا جاگنا شرعاً ثابت ہے اور یہی مشروع بھی ہے اور اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سنت وارد ہوئی ہے۔

○○○

چند متفرق سوالات:

سماحۃ شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

جب ماہِ رجب کی پہلی جمعرات آتی ہے تو کچھ لوگ جانور ذبح کرتے ہیں اور اپنے بچوں کو غسل دیتے ہیں اور بچوں کو نہلانے اور غسل کے دوران کہتے ہیں: اے رجب کی پہلی جمعرات! ہمیں حصبہ اور جَرَب (دو متعدی بیماریوں) سے بچالے، اور اس دن کا نام کرامتِ رجب رکھتے ہیں، تو اس سوال کی روشنی میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں؟

تو آپ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں جواب دیا: یہ ایک برائی ہے جس کی کوئی اَصل نہیں، بلکہ یہ ایک بدعت ہے اور یہ جائز نہیں۔

اے جمعرات! کہنا، غیر اللہ سے دعا اور شرک اکبر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ بدعت ہے جس کا کرنا جائز نہیں. ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

سماحۃ الشیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی پوچھا گیا؟

سائل کی والدہ نے اسے وصیت کی کہ ہر سال رجب کی 15 تاریخ کو وہ جانور ذبح کرے، لیکن اِس سال اُس نے بعض طالبعلم بھائیوں سے سنا کہ ایسا کرنا حرام یا مکروہ ہے، تو میں اس سے رک گیا اور اپنی والدہ کی وصیت کو نافذ نہیں کیا، پس آپ جناب کی ، اس وصیت کے نافذ کرنے یا نہ کرنے میں رائے کیا ہے؟

پس آپ رحمہ اللہ نے ان لفظوں سے جواب دیا: جانور کے ذبح کرنے کی رجب کے ساتھ تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن اگر تم ان کی وصیت کو کبھی کسی مہینے میں یعنی کبھی شعبان میں اور کبھی رمضان میں اور کبھی اس کے علاوہ ذبح کر کے اس کی طرف سے صدقہ کردو تو اس میں کوئی حرج نہی، البتہ رجب کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور یہ جاہلیت کا عمل ہے، لیکن اگر آپ نے کسی دوسرے اوقات میں ان کی وصیت کو نافذ کیا جو اوقات کسی چیز کے ساتھ مقید نہ ہوں اور اس کو صدقہ کر دیا تو کوئی حرج نہیں اور سب سے بہتر اور اچھا ہو گا اگر رمضان میں صدقہ کیا جائے، کیونکہ رمضان تمام مہینوں میں سب سے افضل ہے، جب آپ ان کی وصیت کو رمضان میں نافذ کر دیں گے تو یہ نیک اور صالح عمل ہو گا اور اگر آپ نے کسی دوسرے وقت میں اس کو جاری کر دیا یعنی ایسے وقت میں جب گوشت کی لوگوں کو ضرورت ہو یا ایسے وقت میں جب فقراء موجود ہوں اور آپ نے وہ گوشت ان کے درمیان تقسیم کر دیا

یا ایسی مناسب جگہ پر جہاں فقراء موجود ہوں ، تو یہ سب طریقے اچھے ہیں.

ooo

مصادر:

- مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ لسماحہ شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ. -

- مجموع فتاوی ورسائل شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ -